



## سوال

(256) اگر کنوئیں میں کتا گر جائے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک کنوئیں میں بہت سا پانی ہے اور اس میں ایک کتے کا بچہ گر پڑا اور زندہ نکال لیا گیا۔ اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ پانی کنوئیں کا ناپاک ہے یا پاک؟ بعض جملہ کہتے ہیں کہ جب تک کل پانی نہ نکالا جائے، تب تک پاک نہیں ہو سکتا۔ آیا وہ لوگ ٹھیک کہتے ہیں یا غلط؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب کتے کا بچہ کنوئیں سے نکال لیا گیا اور کنوئیں میں پانی بہت سا ہے تو اگر پانی دو وقتے سے زیادہ ہے تو اس کنوئیں کا پانی پاک ہے۔ حجۃ اللہ البالغۃ (1/147 مصری) میں ہے:

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُرْزَمِيِّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِذَا كَانَ أَنَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَحْتَلِ أَحَدُهُمَا) [1] (الی) واما محل القلتین حدافا صلابین الكثير والتعلیل لامر ضروری لا بد منه ویس تحملا ولا جونا فا کذا سائر المقادیر الشرعیۃ (الی قولہ) وقد اطلال التوم فی فروع موت الحیوان فی البئر والعشر والماء البھاری ویس فی کل ذلک حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیرو والما الآثار المستویۃ عن الصحابہ واتباعہم کاثر ابن الزبیر فی الریحی وعلی رضی اللہ تعالیٰ فی الطارۃ والنھی والنھی فی نحو السور فلیست مما یشہد لہ الحدیث ولا ما اتفق علیہ جمہور اہل القرون الاولیٰ وعلی تھدیر صحبنا یمکن ان یمکن ذلک تطیبا للظوب وبتطیفا للماء لامن جہۃ الوجوب الشرعیٰ کما ذکر فی کتب المالکیۃ ودون نفی ہذا الاحتمال خوط الشافعیہ وجامعہ فہم فی ہذا الباب شی یحد بہ وجب العمل علیہ وحدیث القلتین اثبت من ذلک کلم بغير شہید ومن الجمال ان یمکن اللہ تعالیٰ شرع فی المسائل (لعبادہ شیا زیادۃ) علی ما لا ینفقون عنہ من الارتفاقات وہما ما یختر وقومہ ونعم بہ البیوی ثم لا ینقض علی صلی اللہ علیہ وسلم نصابا ولا یمتد فی الصحابہ ومن بعدہم ولا حدیث واحد فیہ واللہ تعالیٰ اعلم [2]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ جب پانی دو وقتے ہو تو وہ گندگی نہیں اٹھاتا۔ آب کثیر اور آپ قلیل کے درمیان قلیتین کو ایک ضروری امر کی وجہ سے حد فاصل ٹھہرایا ہے کسی زبردستی یا اٹکل کے سبب یہ حد بندی نہیں کی اور تمام مقادیر شرعیہ کا یہی حال ہے کہ کسی کے اندر بھی زبردستی اور اٹکل کا دخل نہیں ہے۔ پھر لوگوں نے کنوئیں کے اندر جاندار کے مرجانے وہ درودہ اور بسنے والے پانی کے متعلق بہت زیادہ جزئی مسائل نکال لیے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سب مسائل کے متعلق قطعاً احادیث مروی نہیں ہیں، البتہ جو آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے مثلاً: ابن زبیر سے زنگی کے متعلق علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چوبیس کے بارے میں اور نضحی اور شعبی سے ملی جیسے جانور کے متعلق مروی ہیں۔ ان کے متعلق محدثین نے صحت کی گواہی دی ہے نہ قرون اولیٰ کے جمہور کا ان پر اتفاق ہے۔ اگر وہ آثار صحیح بھی ہوں تو ممکن ہے کہ وجوب شرعی کے طور پر نہیں بلکہ لوگوں کے دل مطمئن کرنے اور پانی کی نطافت کے لیے ہوں جیسا کہ کتب مالکیہ میں مذکور ہے۔ اگر یہ احتمال صحیح نہیں ہے۔ تو اس میں سخت دقت ہے۔ المختصر اس باب میں کوئی قابل اعتماد اور واجب العمل شے نہیں ہے اور حدیث قلتین بلاشبہ ان سب سے زیادہ ثابت ہے نیز یہ امر محال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مسائل میں اپنے بندوں کے لیے ان تدابیر کے اوپر جو ان کے اوپر لازم ہیں۔ کچھ بڑھایا ہو اور جو ان چیزوں کے کثرت و وقوع اور عموم بلوی کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کوئی واضح حکم نہ دیا ہو اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں وہ معروف نہ ہو اور اس بارے میں ایک بھی حدیث نہ ہو۔ (کتبہ محمد عبداللہ (8 شعبان 1332ھ)



[1] - سنن ابی داؤد رقم الحدیث (63) سنن الترمذی رقم الحدیث (67) سنن النسائی رقم الحدیث (52) نیز دیگر صحیحین ارواء الغلیل (160)

[2] - حجة الله البالغة (ص: 388-391)

هدایا عنہدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05